



سوال

(102) فوت شدہ نمازوں کی قضائی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کی ۵ یا ۳ نمازیں قضاء ہو گئیں یا ایک ظہر کی قضاء ہو گئی ہے، قضاء نمازوں کی سنتیں بھی پڑھنی چاہیں یا صرف فرض۔ اگر سنتیں پڑھنی ضروری نہیں تو کس دلیل سے۔ نیز ایک شخص نے ظہر نہیں پڑھی۔ عصر کے وقت آتا ہے اور جماعت عصر کی ہو رہی ہو تو جماعت کے ساتھ ظہر کی پڑھے اور بعد میں عصر کی پڑھے یا عصر پہلے پڑھے۔ جماعت کے ساتھ اور بعد میں ظہر قضاء کرے۔ کون سا طریقہ ٹھیک ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

فوت شدہ نمازوں کی قضاء میں ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی نمازیں رہ گئی تھیں تو آپ نے انہیں ترتیب وار پڑھا تھا۔

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم (غزوہ خندق میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمیں کافروں نے ظہر عصر مغرب اور عشاء نمازیں پڑھنے کی مہلت نہ دی (اور ان نمازوں کا وقت گزر گیا) جب فرصت ملی تو رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی انہوں نے پھر اقامت کہی آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی“ (مسند احمد - نسائی - ترمذی - ابواب الصلاة - باب ماجاء فی الرجل تقوتہ الصلوات بآستخار یبدأ) فوت شدہ نمازوں کی قضاء کے وقت ان کی سنتوں کی بھی قضاء دینی چاہیے۔

مشہور واقعہ جس میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی سفر میں فجر کی نماز سے سو گئے تھے اس میں رسول اللہ ﷺ کا فجر کی سنتوں کو پڑھنا بھی ثابت ہے۔ (بخاری - مواقیح الصلوة باب الاذان بعد ذہاب الوقت مسلم المساجد - باب قضاء الصلوة الفاتیہ) فرض بروقت پڑھ لیے گئے ہوں تو صرف سنتیں رہ گئی ہوں تو ان کو قضاء پڑھنا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث ہے :

ایک دفعہ ظہر کے بعد والی دو رکعتیں آپ ﷺ سے رہ گئی تھیں تو آپ ﷺ نے انہیں عصر کے بعد پڑھ لیا تھا۔ (صحیح بخاری - کتاب المواقیح الصلاة باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت ونحوها)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



احکام و مسائل

نماز کا بیان ج 1 ص 108

محدث فتویٰ